Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۶ رمضان ۱۳۹۹ھ ، ۳۱ وفا ۱۳۵۸ہش ، ۳۱ جولائی ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۷۳

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

فدیہ اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ روزوں کی توفیق حاصل ہو

خدا قادرِ مطلق ہے وہ چاہے تو مدقوق کو بھی روزے کی توفیق دے سکتا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ۭ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ۭ (البقرہ : ۱۸۵)

ترجمہ:- اور ان لوگوں پر جو اس کی (یعنی فدیہ رمضان کی) طاقت رکھتے ہوں ایک مسکین کا کھانا دینا (بطور فدیہ رمضان کے) واجب ہے اور جو شخص پوری فرمانبرداری سے کوئی نیک کام کرے گا تو یہ اس کے لئے بہتر ہوگا۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ ۔ (مسلم ۔ بخاری)

ترجمہ:- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے اور خصوصاً ماہِ رمضان میں آپ کی سخاوت اور بڑھ جاتی تھی جب آپ حضرت جبریل سے ملاقات کرتے تھے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے تاکہ روزہ کی اس سے توفیق حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے۔ اور ہر شے خدا تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ تو قادرِ مطلق ہے، وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے۔ تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ انسان دعا کرے الٰہی! یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا......"

"جب میں نے چھ ماہ روزے رکھے تھے تو ایک دفعہ ایک طائفہ انبیاء کا مجھے کشف میں ملا اور انہوں نے کہا کہ تو نے کیوں اپنے نفس کو اس قدر مشقت میں ڈالا ہوا ہے۔ اس سے باہر نکل۔ اس طرح جب انسان اپنے آپ کو خدا کے واسطے مشقت میں ڈالتا ہے تو وہ خود ماں باپ کی طرح رحم کر کے اسے کہتا ہے کہ تو کیوں مشقت میں پڑا ہوا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۸-۲۶۰)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۱ وفا (جولائی) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۳۰ وفا (جولائی) مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ میں رمضان المبارک کی مخصوص عبادات کا سلسلہ بفضلہ تعالیٰ پورے جذبہ و جوش سے جاری ہے۔ مسجد مبارک میں روزانہ نماز عصر کے بعد قرآن مجید کا درس باقاعدگی سے ہو رہا ہے۔ کل چار سیپارے ختم ہو چکے ہیں۔ محترم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی نے پہلے تین پاروں کا درس دیا ہے اور اب محترم مولانا رشید احمد صاحب چغتائی دے رہے ہیں۔ ان کے متبادل محترم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر ہیں۔ صبح نماز فجر کے بعد مسجد مبارک میں درس الحدیث ہوتا ہے۔ پہلے چار دن محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے درس دیا تھا اور آج صبح محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے درس دیا ہے۔ نماز عشاء کے بعد تراویح کا سلسلہ جاری ہے جو کہ محترم حافظ قاری عاشق حسین صاحب پڑھا رہے ہیں۔ مسجد مبارک میں خواتین کے لئے بھی پردہ کا انتظام ہے۔ احباب و خواتین جوق در جوق رمضان المبارک کی برکتوں سے استفادہ کر رہے ہیں۔

میرے بھتیجے عزیزم ڈاکٹر عبد الماجد آف لاہور کی چھوٹی بچی عابدہ ماجد بعمر سات سال مورخہ ۲۴ جولائی دو سال کی شدید علالت کے بعد اللہ کو پیاری ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

عزیزہ نہایت نیک سیرت بچی تھی۔ اکثر اپنے ابو کو کہا کرتی تھی کہ حضور ایدہ اللہ کو دعا کے لئے لکھیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ والدین کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے اور عزیزم ڈاکٹر صاحب کو اولادِ نرینہ عطا فرمائے کیونکہ ڈاکٹر صاحب اولادِ نرینہ سے بھی محروم ہیں۔

خاکسارہ امۃ الغنی
اہلیہ شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم

پبلشر:- مسعود احمد ⁕ پرنٹر سید عبد الحی ⁕ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ⁕ مقام اشاعت:- دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۶ رمضان ۱۳۹۹ھ
۳۱ وفا ۱۳۵۸ ہش
۳۱ جولائی ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعمالِ صالحہ سے گریز کی راہیں اور ان کا انجام

دُنیا میں جتنے بھی مامور اور نبی آئے اُنہوں نے بُرائیوں سے بچنے اور نیکیاں بجا لانے کی تعلیم دی۔ کوئی ایک نبی بھی ایسا نہیں آیا جس نے اعمالِ صالحہ بجا لانے پر زور نہ دیا ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر نیکیوں کی طرف رغبت نہ ہو اور انسان ان سے گریز کی راہیں تلاش کرنے لگے اور اپنے دل کو جھوٹی تسلیاں دے کر نیک اعمال بجا لانے کو ضروری خیال نہ کرے تو وہ رفتہ رفتہ بدیوں میں ملوث ہوئے بغیر رہ ہی نہیں سکتا۔ اس کے نتیجہ میں انسان اپنی عاقبت تو خراب کرتا ہی ہے بلکہ وہ معاشرہ میں فساد کے بیج بو کر پورے معاشرہ کو گندا کرنے کا موجب بنتا ہے۔

مذہبی اقدار کو اہمیت نہ دینے کی وجہ سے جب لوگوں میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے تو وہ یکدم گناہوں میں ملوث نہیں ہوتے بلکہ اعمالِ صالحہ سے گریز کی راہیں تلاش کر کے وہ ایسی روش اختیار کرنے کی طرف مائل ہونے لگتے ہیں کہ اعمالِ صالحہ بجا لائے بغیر اُنہیں اُن کا ثواب ملتا چلا جائے، اُنہیں کرنا کچھ نہ پڑے اور ثواب سے بھی وہ محروم نہ رہیں یعنی ہینگ لگے نہ پھٹکری اور رنگ بھی چوکھا آئے۔ اِس کے لئے اُنہیں جو سب سے زیادہ آسان راہ نظر آتی ہے تو وہ یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنی بے عملی پر پردہ ڈالنے کے لئے کسی نہ کسی کفارہ کا سہارا ڈھونڈنا شروع کر دیتے ہیں اور ایسا کوئی سہارا اختیار کر کے وہ اپنے دل کو تسلی دے لیتے ہیں کہ چونکہ انہوں نے کفارہ کا سہارا لے لیا ہے اس لئے شریعت کے مقرر کردہ معروف نیک اعمال نہ بجا لانے کے باوجود وہ ان کے ثواب سے محروم نہ رہیں گے اور اگر ثواب نہ بھی ملا تو نیک اعمال بجا نہ لانے کی انہیں کوئی سزا نہ ملے گی۔ اِس بہانے اعمالِ صالحہ کی بجا آوری سے فارغ ہو کر وہ رفتہ رفتہ بدیوں میں ملوث ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ایسے لوگ خود تو روحانی طور پر تباہ ہوتے ہی ہیں اِس سے بڑھ کر یہ کہ وہ پورے معاشرے میں گند گھول کر رکھ دیتے ہیں۔

اِس انتہائی قابلِ اعتراض اور تباہ کن طرزِ عمل کی سب سے واضح مثال عیسائیت میں ملتی ہے۔ جب عیسائیت میں بگاڑ پیدا ہوا اور لوگوں نے نیک اعمال سے گریز اور فرار کی راہیں تلاش کیں تو باقاعدہ ایک عقیدہ ایسا گھڑ لیا گیا کہ بس سے نیک اعمال بجا لانے سے ہمیشہ کے لئے فراغت مل گئی اور وہ یہ تھا (اور جو اب تک رائج ہے) کہ یسوع مسیح نے نعوذ باللہ صلیب پر جان دے کر ہمارے (مراد یہ کہ کفارہ کے عقیدہ پر ایمان رکھنے والے تمام عیسائیوں کے) سب اگلے اور پچھلے گناہوں کا کفارہ ادا کر دیا۔ اِس عقیدہ کی رُو سے نیکیاں بجا لانے سے ہی چھٹی نہیں ملی بلکہ گناہوں کے ارتکاب کی بھی کُھلی اجازت مل گئی چنانچہ یہ اِس خود ساختہ عقیدہ ہی کا اثر ہے کہ رفتہ رفتہ مغرب کے عیسائی ممالک میں بے راہروی اور اباحت رواج پاتی چلی گئی اور آج ان ممالک میں جس بیباکی اور دلیری سے گناہوں کا ارتکاب کیا جاتا ہے اُس کی وجہ سے شرم و حیا اور دوسری اخلاقی اور انسانی قدریں ناپید ہو کر رہ گئی ہیں۔

اسلام نے اِس بارہ میں ایک واضح اور غیر مبہم اعلان کر کے کفارہ کے عقیدے کی جڑ کاٹ کر رکھ دی اور وہ یہ ہے کہ:-

لَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ۚ

(الانعام آیت ۱۶۵)

ترجمہ:- ہر ایک شخص جو کچھ کماتا ہے اس کا (وبال) اُسی پر پڑتا ہے۔ اور کوئی بوجھ اٹھانے والی (ہستی) دوسری (ہستی) کا بوجھ نہیں اٹھا سکتی۔

اور پھر اعمال کی جزا سزا کے ضمن میں اِس بنیادی اصل کی وضاحت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا:-

اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ۙ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۙ

(النجم آیات ۳۹، ۴۰)

ترجمہ:- کوئی بوجھ اُٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتی اور انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔

اِسی پر بس نہیں اللہ تعالیٰ نے یہاں تک فرمایا ہے کہ ہر انسان کو اگلے جہان میں اپنے ایک ایک عمل کا جواب دینا ہوگا حتیٰ کہ ہر حرکت و سکون کا احتساب ہوگا اور ایک ایک فعل اور ایک ایک حرکت کی اسے جزا یا سزا ملے گی۔ کسی دوسرے کا عمل اُس کے کام نہ آ سکے گا اور کوئی بھی خود اپنے سوا کسی دوسرے کی طرف سے کفارہ ادا نہ کر سکے گا۔ چنانچہ فرمایا:-

يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۚ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۚ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۚ

(الزلزال آیات ۷ تا ۹)

ترجمہ:- اُس دن لوگ مختلف گروہوں کی صورت میں جمع ہوں گے تاکہ اپنی اپنی کوششوں کے نتائج کو دیکھیں۔ پھر جس نے ایک ذرّہ کے برابر بھی نیکی کی ہوگی وہ اُس (کے نتیجہ) کو دیکھ لے گا اور جس نے ایک ذرّہ کے برابر بھی بدی کی ہوگی وہ اُس (کے نتیجہ) کو دیکھ لے گا۔

اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ وہ کامل فرمانبرداری اختیار کریں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ وہ بعض احکام پر تو عمل کریں اور بعض احکام کے متعلق یہ سمجھ لیں کہ بعض اَور لوگ سب کی طرف سے ان پر عمل کر لیں گے چنانچہ فرمایا:-

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۞ (البقرہ آیت ۲۰۹)

ترجمہ:- اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پورے طور پر فرمانبرداری (کے دائرہ) میں آ جاؤ اور شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو وہ یقیناً تمہارا کُھلا کُھلا دشمن ہے۔

الغرض اسلام نے کفارہ کے عقیدے کو جڑ بنیاد سے اکھیڑ دیا ہے۔ اِس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ اِس زمانہ میں اسلام کی طرف منسوب ہونے والوں میں جہاں اور بہت سی خرابیاں در آئیں وہاں انہوں نے کفارہ کا بھی کسی نہ کسی شکل میں سہارا ڈھونڈنا شروع کر دیا۔ اگرچہ گناہوں کے ارتکاب کی کُھلی چھٹی دینے والا عیسائیوں کا کفارہ تو ان کے درمیان راہ نہ پا سکا لیکن نیکیاں بجا لانے سے چھٹکارا حاصل کرنے کی راہیں بعض لوگوں نے ضرور ڈھونڈ نکالیں۔ شفاعت کے مسئلہ کو ایسا رنگ دیا گیا کہ جس سے نیکیاں بجا لانا ضروری نہ رہا۔ علاوہ ازیں بعض دن اور راتیں ایسی مقرر کر لیں کہ ان میں ساری ساری رات جاگ کر عبادت کرنے سے نیکیاں بجا لانے میں سال بھر کی غفلت اور تساہل کی تلافی ہو سکے۔ ہرچند کہ لیلۃ القدر کو اللہ تعالیٰ نے مخفی رکھا ہے اور اُس کی تلاش کے لئے رمضان کے دَوران ہی نہیں بلکہ پورے سال مجاہدہ جاری رکھنے کی تلقین فرمائی ہے اِس کے باوجود از خود رمضان کی ۲۷ ویں شب کو حتمی طور پر لیلۃ القدر قرار دے کر اُس روز ساری رات کی عبادت کو پورے سال کی عبادت کا بدل ٹھہرا دیا گیا۔ الغرض اعمالِ صالحہ سے فرار کی ایک نہیں بہت سی راہیں تلاش کر لی گئی ہیں جس کا انجام بے دینی اور بے راہ روی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔

اور پھر خاص اِس زمانہ میں اعمالِ صالحہ سے فرار کی بہت سی جدید راہیں بھی نکالی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ بجائے اِس کے کہ صبح کے وقت ہر شخص سمجھ سمجھ کر قرآن مجید کی خود تلاوت کرے اور اپنے سینہ کو قرآنی انوار سے منور کرے ایک قاری کو مقرر کر دیا جاتا ہے یا کوئی قاری خود اپنے آپ کو مکلف کر لیتا ہے کہ وہ صبح اور عشاء کے بعد مسجد کے لاؤڈ سپیکر پر سب کی طرف سے قرآن مجید کا کوئی حصہ یا بہت سی سورتیں پڑھ دیا کرے اور بعض مساجد میں تو قاری کو بھی اِس تکلیف سے بچانے کی یہ راہ نکالی گئی ہے کہ تلاوت کا ٹیپ لگا دیا جاتا ہے اور اِس طرح ایک ہی قاری کی ٹیپ شدہ آواز مختلف مساجد سے بیک وقت بلند ہو کر دیر تک فضا میں گونجتی رہتی ہے۔ اِس دوران کفارہ کا سہارا ڈھونڈنے والے گھروں میں پڑے سوتے رہتے ہیں اور جو لوگ خود تلاوت کرنا چاہتے ہیں قاری کی مسلسل دخل اندازی کی وجہ سے ایسا کرنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ یہ اور ایسی

(باقی صـــ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک روح پرور خطبہ

رمضان المبارک اور اس کی روحانی تاثیرات

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ

رمضان کا مبارک و مقدس مہینہ قرآن مجید کی گویا روحانی سالگرہ کا مہینہ ہے۔ جس کے آتے ہی عاشق رسول عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جذبات میں زبردست تلاطم پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے چودہ سو سال قبل کی اس لیلۃ القدر کا نظارہ سامنے آجاتا ہے۔ جبکہ غارِ حرا میں قلب محمدی پر جبرائیل امین کے ذریعہ وہ پہلی عظیم تجلی ہوئی جس نے چند برسوں کے اندر اندر دنیا کے ظلمت کدوں کو رشک قمر بنا دیا؛ نوعِ بشر کا اپنے خالقِ حقیقی سے صدیوں کے بعد دوبارہ تعلق قائم ہوا اور لاکھوں سینوں پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا دائمی نقش جم گیا۔

"لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔"

(برکات الدعا ص)

یہی وجہ ہے کہ رمضان کے مبارک مہینہ میں ازل سے تجلی، مکاشفات، تنویر القلوب، قبولیتِ دعا، تزکیۂ نفوس اور وصال الٰہی کی دائمی خصوصیت رکھی گئی تھی۔ مگر یہ آسمانی راز ہزاروں سال تک لوگوں کی نظر میں پوشیدہ رہا۔ یہاں تک کہ آفتاب محمدیت کا مدینہ میں طلوع ہوا۔ اور ہجرت کے دوسرے سال میں فضائل رمضان کی نسبت وحی ربانی نازل ہوئی اور روزوں کے بے مثال روحانی مدرسہ کے ذریعہ اس کی غیر معمولی برکات و تاثیرات کا سلسلہ امت مسلمہ قیامت تک ممتد کر دیا گیا۔ فالحمد للہ علیٰ احسانہٖ

یہ نعمت سارے انعاموں کی جاں ہے
جو سچ پوچھو یہی باغِ جناں ہے
ملی ہے ہم کو یہ فضلِ خدا سے
حبیبِ پاک حضرت مصطفٰے سے
شہِ لولاک یہ نعمت نہ پاتے
تو اس دنیا سے ہم اندھے ہی جاتے
(کلام محمود)

احادیث نبوی سے ثابت ہے کہ اگرچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہر لمحہ اور ہر لحظہ مجسّم عبادت اور سراپا حُسن و احسان تھا اور آپ کی ہر نیکی اوّلین و آخرین کی تمام مجموعی نیکیوں سے بھی بڑھ کر تھی۔ مگر رمضان المبارک میں تو حضور علیہ السلام کی روحانی کیفیات کا رنگ ہی نرالا ہوتا تھا۔ اور اس میں آپ کی عبادت و سخاوت نقطۂ عروج تک پہنچ جاتی تھی۔ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ کی چشم دید شہادت ہے کہ

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ

(بخاری کتاب بدء الوحی)

یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں میں بڑھ کر سخی تھے۔ اور زیادہ تر سخاوت آپ رمضان میں فرمایا کرتے تھے۔ جبکہ جبرائیل آپ سے ملتے تھے۔ اور جبرائیل آپ سے ماہ رمضان کی ہر رات ملا کرتے تھے۔۔ اور تمام قرآن کریم کا آپ کے ساتھ مل کر دَور کیا کرتے تھے۔ ان دنوں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بارش لانے والی ہوا سے بھی اپنے جود و کرم سے بڑھ جاتے تھے۔

اس حیرت انگیز تغیر و انقلاب کے علاوہ جو خود حضور اقدس کی ذاتِ بابرکات میں ان دنوں وقوع پذیر ہوتا حضور کی اس دلی تڑپ اور خواہش و تمنا میں بھی اضافہ ہو جاتا تھا۔ کہ آپ کی امت قربِ الٰہی کی ان سب راہوں پر گامزن ہو جو رمضان کے ذریعہ ہر سال کھولی جاتی ہیں۔

اس سلسلہ میں حضرت امام بیہقیؒ نے شعب الایمان میں آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کا رمضان سے متعلق ایک نہایت روح پرور خطبہ درج کیا ہے۔ جس کا متن مع ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے:۔

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ شَهْرٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ وَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيهِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةً لِذُنُوبِهِ وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلَى مَذْقَةِ لَبَنٍ أَوْ تَمْرَةٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِي شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ

(مشکوٰۃ کتاب الصوم الفصل الثالث)

یعنی حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو شعبان کے آخری دن خطبہ دیا فرمایا اے لوگو ایک بڑی عظمت والے مہینہ نے تم پر سایہ کیا ہے اللہ تعالےٰ نے اسکے روزوں کو فرض اور رات کے قیام کو نفل قرار دیا ہے۔ جو شخص کسی نیکی کے ساتھ اللہ تعالےٰ کا قرب چاہے اس کو اس قدر ثواب ہوتا ہے گویا اس نے فرض ادا کیا جس نے رمضان میں فرض ادا کیا اس کو ثواب اس قدر ہے کہ گویا اس نے رمضان کے علاوہ

دوسرے مہینوں میں ستر فرض
ادا کئے۔ وہ صبر کا مہینہ ہے
اور صبر کا ثواب جنت ہے
وہ مواساۃ کا مہینہ ہے وہ
ایسا مہینہ ہے کہ اس میں مومن کا
رزق بڑھا دیا جاتا ہے جو اس
میں کسی روزہ دار کو افطار کرائے
اسکے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں
اور اسکی گردن آگ سے آزاد کر
دی جاتی ہے۔ اور اس کو
بھی اسی قدر ثواب ملتا ہے
اس سے روزہ دار کے
ثواب میں کچھ کمی نہیں آجاتی
ہم نے کہا اے اللہ کے
رسول ہم سے ہر ایک افطار
نہیں کروا سکتا۔ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
اللہ تعالےٰ اس شخص کو بھی
یہ ثواب عطا فرماتا ہے جو ایک
گھونٹ دودھ ایک کھجور
یا ایک گھونٹ پانی سے
کسی کا روزہ افطار کرواتا
ہے۔ جو روزہ دار کو سیر ہو کر
کھانا کھلاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ
اس کو میرے حوض سے پلائیگا
کہ وہ جنت میں داخل ہونے
تک کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اور یہ
ایک ایسا مہینہ ہے جس کا
اول رحمت ہے اس کے
درمیان میں بخشش ہے اور
اس کے آخر میں آگ سے
نجات ہے۔

اس مبارک حدیث میں رمضان سے وابستہ آسمانی اور روحانی برکات کا ایک پرکیف نقشہ کھینچا گیا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ ہماری زندگیوں میں رمضان کا بابرکت مہینہ ایک بار پھر رونق افروز عالم ہو رہا ہے۔ اس رمضان کو یہ بین الاقوامی حیثیت و عظمت بھی حاصل ہے کہ چودھویں صدی ہجری اس کے بعد صرف ایک اور رمضان کا زمانی فاصلہ طے کرنے کے تین ماہ بعد اپنے اختتام کو پہنچ جائے گی۔ اور پھر قافلۂ اسلام پندرھویں صدی میں قدم رکھے گا۔ اور غلبۂ اسلام کی عید ساری دنیا میں منائی جائے گی۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نبیوں کی جماعتوں کے ابتدائی زمانہ کو رمضان سے تشبیہہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں:-

" رمضان تم کو سبق دیتا ہے
کہ نبی کے زمانہ میں اگر
تم کو بھوکا رہنا پڑے،
تکلیفیں اٹھانی پڑیں تو تم
شکایت نہ کرو۔ کیونکہ جس
طرح یہ رمضان گزر جاتا ہے
اور تم اس کے معین دن
جانتے ہو۔ اور گھبراتے
نہیں ہو۔ اسی طرح وہ نبیوں
کے زمانہ کا رمضان بھی گزر
جاتا ہے اور عید آجاتی
ہے ..... اگر تم اس رمضان
کی طرح مسیح موعودؑ کے رمضان
کو جان لیتے تو خوش ہوتے
کہ یہ مہینہ دین کے لئے
تکلیفوں کے برداشت کرنے
کا ہے۔ اور تم خوش ہوتے
کہ مصیبت کے وقت تم
کو خدمت دین کا موقعہ ملا
ہے۔ چاہیئے کہ تم ان
دنوں کی قدر کرو اور عید
کے دن کے آنے سے
پہلے خدا سے صلح کرو"

(خطبات محمود جلد اول صفحہ ۸۴
ناشر فضل عمر فاؤنڈیشن)

پھر فرماتے ہیں:-

"تم لوگ جنہوں نے یہ زمانہ
پایا ہے، ہوشیار ہو جاؤ
اپنی اصلاح کرو۔ اور دوسروں
کے مصلح بنو۔ اس زمانہ
سے جو لوگ فائدہ اٹھائیں گے
وہی کامیاب اور کامران ہونگے
اور وہ اس کی نسبت جو
عید کے دن آکر ہم سے
ملیں گے بہت اعلیٰ درجہ
رکھیں گے۔ پس تمہیں جو وقفہ
ملا ہے اس کی قدر کرو اور
اس میں قربانیاں کرو کیونکہ
روحانی رمضان کے مہینہ
کا یہی حق ہے۔ کہ اس میں
قربانیاں کی جائیں اس میں
بھوکے رہو اپنا مال قربان
کرو یہاں تک کہ عید آجائے" (صفحہ ۸۴)

رغبت دل سے ہوں پابند نماز و روزہ
نظر انداز کوئی حصۂ احکام نہ ہو
پاس ہو مال تو دو اس سے زکوٰۃ و صدقہ
فکر مسکیں رہے تم کو غم ایام نہ ہو
کام مشکل ہے بہت منزل مقصود ہے دور
اے مرے اہل وفا سست کبھی گام نہ ہو

احباب قرآن کریم کے شغل میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ہماری جماعت کو چاہیئے کہ قرآن کے شغل اور تدبّر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں ...... اس وقت قرآن کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اور نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہیں سکتی۔"

(الحکم ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۰ء)

۲۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

"قرآن کریم پڑھا کرو آخر وہ بھی خدا کی ایک چٹھی ہے۔"

(اخبار الحکم ۲۶ مارچ ۱۹۰۸ء)

۳۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"میرے نزدیک جو شخص قرآن کریم کا ترجمہ نہیں جانتا وہ حقیقی مسلمان نہیں جب اس کا پتہ ہی نہیں کہ خدا تعالےٰ نے کیا کہا تو وہ اس پر عمل کیسے کرے گا۔ یہ غلط ہے کہ صرف نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج ہی قرآنی احکام ہیں۔ ان کے علاوہ اور ہزاروں احکام سے قرآن کریم بھرا پڑا ہے۔"

(الفضل ۳ اکتوبر ۱۹۴۰ء)

۴۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔

"وہ غرض جس کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔ صرف قرآن کریم کے پڑھنے سمجھنے اس سے فیض حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔"

(الفضل ۲۳ فروری ۱۹۶۶ء)

ان قیمتی ارشادات کی روشنی میں احباب اپنا فرض پہچانیں، قرآن مجید کا پڑھنا اس کا ترجمہ جاننا اور اس کے احکام پر عمل کرنا ہر احمدی مسلمان کا فرض ہے۔ خود بھی قرآن مجید پڑھیں اور اپنے اہل و عیال کو بھی پڑھائیں۔ جزاکم اللہ خیرا۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

حقیقی بہشت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"حقیقی مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اس قسم کی فطرت حاصل کی جائے کہ خدا تعالےٰ کی محبت اور اطاعت کسی جزا اور سزا کے خوف اور امید کی بناء پر نہ ہو بلکہ فطرت کا طبعی خاصہ اور جزو ہو کر ہو پھر وہ محبّت بجائے خود اس کے لئے بہشت پیدا کر دیتی ہے۔ اور حقیقی بہشت یہی ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۳)

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ ایک عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا چلی آرہی ہیں گذشتہ ماہ بیماری بڑھ گئی تھی۔ اب بفضل اللہ تعالےٰ پہلے کی نسبت افاقہ ہے لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ اسی طرح خاکسار کا بچہ بھی ایک ماہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ملک اللہ بخش واقف زندگی وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۴۷ سال پہلے ——— ۳۱ / جولائی ۱۹۳۲ء

شیرِ کشمیر شیخ عبداللہ کی طرف سے کشمیر میں احمدی وکلاء کی خدمات کو شاندار خراجِ تحسین

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ہدایت پر بے کس کشمیریوں کے لئے یادگار خدمات

"میں جماعت کو بدقسمت سمجھوں گا اگر وہ اپنی تاریخ سے ناواقف ہو جائے"
(حضرت المصلح الموعودؓ)

آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے (جس کا قیام ۲۵؍جولائی ۱۹۳۱ء کو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی مساعی جمیلہ اور رہنمائی کے نتیجہ میں عمل میں آیا تھا) مجبور اور مظلوم کشمیریوں کے لئے کشمیر میں جو تاریخی خدمات انجام دیں ان کا ایک اہم پہلو مسلمانانِ کشمیر کی قانونی امداد تھا جو کہ حکومت کی طرف سے متعدد جھوٹے مقدمات میں ملوث کئے گئے تھے۔ تاکہ کشمیری مسلمانوں کی آزادی کی تحریک کو دبایا جاسکے۔ آج سے ۴۷ سال قبل ۳۱؍جولائی ۱۹۳۲ء کے الفضل میں شیرِ کشمیر شیخ محمد عبداللہ کا ایک تاریخی بیان ریکارڈ میں محفوظ ہے جس میں موصوف نے والہانہ فدائیت سے کام کرنے والے احمدی وکلاء کی خدمات کو شاندار خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ شیخ صاحب نے ایک مضمون میں لکھا:۔

"گذشتہ سال جس وقت ہم پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹے .... پنجاب کے حساس مسلمانوں نے اخوتِ اسلام کے پیشِ نظر ہماری امداد کرنے کے لئے .... کشمیر کمیٹی کی بنیاد ڈالی .... ہماری گوناگوں ضروریات اس امر کی مقتضی تھیں کہ ہماری امداد سب سے زیادہ قانونی اور مالی شکل میں کی جائے ... ہزارہا مسلمانوں پر جعلی مقدمات دائر کر دیئے گئے ... اس معاملے میں جہاں تک ممکن ہو سکا کشمیر کمیٹی نے ہمارا ہاتھ بٹایا۔"

علاوہ ازیں شیخ صاحب نے اکتوبر ۱۹۳۳ء میں صفا کدل میں ایک تقریر کی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ ....

"جب میں قید و بند کے زمانہ میں بالکل بے بس اور لاچار تھا میں نے یہاں کے وکلاء سے مدد مانگی انہوں نے صاف انکار کیا بلکہ دوگنا معاوضہ طلب کیا۔ پھر میں نے ہندوستان کے مسلمانوں سے درخواست کی وہاں سے بھی نا امیدی ہوئی۔ پھر اس جماعت کے امام سے میں نے امداد کی درخواست کی تو فوراً انہوں نے ہر رنگ میں ہماری مدد کی جس سے تم بے خبر نہیں ہو۔ جس وقت ان کے ایک وکیل کو گھر سے تار آیا کہ اس کے بچے بیمار ہیں تو وہ میرے پاس آیا۔ میں نے انہیں جانے کیلئے مشورہ دیا لیکن انہوں نے جواب دیا۔ اگر یہاں ایک مسلمان آزاد ہو جائے تو میں سمجھوں گا کہ میرے بچے صحت یاب ہو گئے۔ بعد میں اس کے بچے یہاں آئے تو کیا تم میں سے بہتوں نے نہیں دیکھا کہ وہ صاحب ایک ہاتھ سے بچوں کی مالش کرتے تھے اور ایک ہاتھ سے .... مسل کا مطالعہ کرتے تھے۔"

(تاریخ احمدیت جلد ششم صفحہ ۵۹۴)

وادیٔ کشمیر کے اس مشہور لیڈر کا اعتراف نقل کرنے کے بعد ہم مختصراً جانباز احمدی وکلاء کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہیں جو خلوص اور فدائیت کی ایسی مثالوں سے پُر ہے کہ جنہیں پڑھ کر ہر کسی کا دل عش عش کر اٹھتا ہے۔ تاریخ احمدیت جلد ششم اور چوہدری ظہور احمد کی دلچسپ کتاب "کشمیر کی کہانی" میں ان سب واقعات کا تفصیلی ذکر موجود ہے۔ اصل لطف تو یہ کتب پڑھنے سے ہی آتا ہے تاہم بطور نمونہ ملاحظہ ہو کہ:

ایک ہزار افراد بری ہوئے۔

اس دور میں یعنی ۱۹۳۱ء-۱۹۳۲ء کی تحریکِ آزادی کے دوران، ۱۲۱۰ آدمیوں پر مقدمات چلائے گئے۔ کل مقدمات قریباً سو تھے۔ ان وکلاء کی دن رات کی محنتوں سے ۱۰۷۰ آدمی بری ہو گئے۔ ۱۴۰ کو بہت معمولی سزائیں ہوئیں حالانکہ اکثر مقدمات قتل اور ڈکیتی وغیرہ کے تھے۔ اس وقت کل احمدی وکلاء کی تعداد قریباً ڈیڑھ درجن تھی جن میں سے دس فدائیوں نے مختلف عرصہ کے لئے خود کو پیش کیا۔ ان وکلائے کرام کے اسمائے گرامی آبِ زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ ان میں شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ بعد ازاں جج لاہور ہائی کورٹ، چوہدری یوسف خان، چوہدری عصمت اللہ، شیخ محمد احمد صاحب مظہر، چوہدری عزیز احمد باجوہ، قاضی عبدالحمید صاحب پلیڈر، میر محمد بخش صاحب آف گوجرانوالہ اور چوہدری اسداللہ خان صاحب بار ایٹ لاء شامل ہیں۔ ان وکلاء نے سری نگر، میرپور، پونچھ، جموں، راجوری اور نوشہرہ میں کئی کئی ماہ کام کیا۔

شیخ بشیر احمد صاحب نے مشہور شوپیاں کیس کی پیروی کی اور کامیابی حاصل کی۔ اس پر شیخ عبداللہ نے دسمبر ۱۹۳۲ء میں الفضل کے نام شکریہ کا تار دیا۔ حکومت کشمیر نے شیخ بشیر احمد صاحب کو دو دفعہ ریاست سے نکل جانے کا حکم دیا مگر آخر کار اپنا حکم واپس لینا پڑا۔

انجمن اسلامیہ کوٹلی نے دو احمدی وکلاء یعنی چوہدری عصمت اللہ صاحب ایڈووکیٹ لائل پور اور میر محمد بخش صاحب کی کامیاب خدمات کو ان الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا۔

"بارہا انجمن ہائے پنجاب اور ہندوستان کے مختلف اراکین کو امداد کے لئے پکارا گیا کہ خدا کے لئے ہماری امداد کریں مگر افسوس کہ سوائے خاموشی کے کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ آخر کشمیر کمیٹی سے درخواست کی گئی جس کے جواب میں دو وکیل صاحبان دھوپ میں جلتے ہوئے یہاں آپہنچے اور سسکتے ہوئے بے کس مسلمانوں کی امداد شروع کر دی ..... کشمیر کمیٹی کے اراکین کا ہم جس قدر شکریہ ادا کریں کم ہے خاص کر محترم صدر صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ) کا جو کہ بڑی بزرگ ہستی ہیں۔ ان کے حسنِ اخلاق کی تمام علاقہ میں دھوم ہے .....
(مسلمانان کوٹلی بذریعہ انجمن اسلامیہ کوٹلی)"

(تاریخ احمدیت جلد ششم صفحہ ۵۷۶-۵۷۷)

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر

مشہور ماہر لسانیات حال امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ، کپورتھلہ کے انتہائی کامیاب وکیل تھے۔ آپ کے پاس قریباً ڈیڑھ سو مقدمات تھے جب آپ کو خلیفۂ وقت کا بلاوا آیا۔ آپ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر مسلمانانِ کشمیر کی خدمت میں ہمہ تن مصروف ہو گئے۔ آپ نے اتنی محنت، جانفشانی اور عرق ریزی سے کام کیا کہ شیخ عبداللہ نے ۱۶؍جولائی ۱۹۳۲ء کو اسسٹنٹ سیکرٹری کشمیر کمیٹی مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کو ایک خط لکھا جس میں تحریر کیا کہ:۔

"محمد احمد صاحب ایک قابل اور محنتی وکیل ہیں۔ انہوں نے کشمیر کے مقدمات میں بڑی جانفشانی سے کام کیا مگر انہیں کشمیر کمیٹی کی طرف سے بڑے قلیل فنڈ مہیا ہوتے ہیں میں خاص سفارش کرتا ہوں کہ آپ ان کے لئے کم از کم اتنی رقم تو بھیج دیں کہ وہ یہاں مقروض نہ ہوں۔"

(تاریخ احمدیت جلد ششم صفحہ ۵۸۲)

ایک دفعہ شیخ صاحب کے فرزند پنجاب میں بیمار ہو گئے۔ انہوں نے مقدمات کو چھوڑ کر اپنے عزیز فرزند کی عیادت کے لئے پنجاب جانا گوارا نہیں کیا اور ذاتی معاملہ پر قومی مفاد کو ترجیح دی۔ اسی طرح ایک دفعہ مالی معاملات میں مجبور تھے۔ ان کے ساتھی وکیل نے کشمیر کمیٹی سے مانگنے کے لئے کہا مگر شیخ صاحب نے دلیرانہ جواب دیا کہ میں کشمیر کمیٹی سے غریبوں اور قوم کا روپیہ لے کر صرف کرنا نہیں چاہتا بلکہ میں چاہتا ہوں کہ سکونتی مکان فروخت کر کے گزارہ کر لوں۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب رخصت کے ایام خدمتِ دین کیلئے وقف کریں

تحریک جدید ایک زندہ اور فعّال ادارہ ہے جس کا نصب العین تمام بیرونی ممالک میں اسلام کے پیغام کو پہنچانا ہے۔ اس ادارہ کی روحِ رواں وہ مطالبات ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کا آغاز کرتے ہوئے فرمائے تھے۔ وہ مطالبات مختلف پہلوؤں کی رُو سے جماعت کی اصلاح کا اور اس کی قربانی اور ایثار کی ترقی کا ذریعہ ہیں۔ میں اس نوٹ کے ذریعہ اس مطالبہ کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ احباب "وقف رخصت موسمی میں حصہ لیں"۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے کہ ایک انسان برسرِ روزگار ہو اور اسے مفوّضہ خدمت کے نتیجہ سے اتنی رقم میسر آجائے کہ وہ باعزّت طور پر گزارہ کر سکے۔ ایسے لوگ جو کسی جگہ ملازم ہوں، وہ ایک رنگ میں فکرِ معاش سے آزاد ہوتے ہیں۔ وہ حکومت کے کسی ادارہ میں کام کرتے ہوں یا کسی نجی ادارہ میں کام پر مقرّر ہوں ان کے حقوق مقرر ہوتے ہیں اور ان کو باقاعدہ تنخواہ مل سکتی ہے۔ اپنی عرصۂ ملازمت میں رخصت لینے کا بھی حق ہوتا ہے۔ اس رخصت کو انسان سیاحت اور تفریح میں بھی گزار سکتا ہے اور اسی رخصت کو خدمتِ دین کے لئے بھی وقف کر سکتا ہے۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ان رخصتوں کے ایک حصہ کو انسان اپنی ضروریات کے لئے خرچ کرے اور دوسرا حصہ محض خدمتِ دین کے لئے وقف کر دے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی توفیق سے انسان اپنے نفس کا بھی حق ادا کر سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حق کی ادائیگی کی بھی توفیق پا سکتا ہے۔

جماعت احمدیہ کے جملہ ملازم احباب سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے یہ امید رکھی ہے کہ وہ اپنی رخصت کا ایک حصہ ضرور خدمتِ دین کے لئے وقف کریں گے۔ ایسے ہی لمبی رخصت کی صورت میں بیرونی ممالک میں بھی فریضۂ تبلیغ ادا کر سکتے ہیں۔ اور دو ہفتہ سے لے کر چھ ہفتہ تک کی رخصت کی صورت میں اندرونِ ملک بھی فریضۂ تبلیغ و تربیت بجا لانے کا ان کو موقع مل سکتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے وقفِ عارضی کی جو تحریک فرمائی ہے اس میں بھی رخصت لے کر ملازم احباب حصہ لے سکتے ہیں وقفِ عارضی میں کم از کم دو ہفتہ تک کسی جماعت میں جا کر تعلیم القرآن اور تربیت کا کام سرانجام دیا جاتا ہے اور ایسے واقفین اپنے سفر کے کرائے اور اپنی خوراک کے اخراجات کا خود انتظام کرتے ہیں۔ ملازمین کے لئے ہر دو تحریکات میں حصہ لینے کا گراں بہا موقع حاصل ہے۔ بہرحال انہیں اپنے رخصت کے ایام خدمتِ دین میں وقف کرنے کا عزم کرنا چاہئیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے۔ آمین۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ

نقد و تبصرہ

قرآنی دُعائیں

• مرتبہ: قیوم شاہد ایم۔اے۔ • قیمت تین روپے • ناشر: احسان الحق پرویز ۲۵/۶ دارالرحمت شرقی ربوہ

دعا عبادت کا مغز ہے۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے:۔

"ہمارے سب کام دعا ہی سے شروع ہوتے ہیں اور دعا پر ہی ختم ہوتے ہیں"۔

احباب جماعت کو قرآن حکیم میں درج خداتی دعاؤں سے آگاہ کرنے کے لئے مکرم قیوم شاہد صاحب نے ۹۶ صفحات پر مشتمل یہ کتابچہ ترتیب دیا ہے جس میں قریباً ایک سو دعائیں شامل ہیں جو کہ زندگی کے قریباً ہر پہلو پر محیط ہیں۔ احباب کو قرآنی دعاؤں سے آگاہ کرنے کی یہ کوشش لائق تحسین ہے۔ کتابت و طباعت عمدہ اور صاف ہے۔ کاغذ بھی اچھا استعمال کیا گیا ہے۔

تحریکِ وقفِ زندگی اور لجنات اماء اللہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ وقف زندگی کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"میرے نزدیک اس کی ایک حد تک ذمہ داری لجنہ اماء اللہ پر بھی ہے اگر لجنہ اماء اللہ دین کی ضرورتوں اور وقف کی اہمیت کو اچھی طرح عورتوں کے ذہن نشین کرا دے تو سال کے اندر اندر جس طرح کہتے ہیں کہ زمین نے اپنا کلیجہ نکال کر باہر رکھ دیا ہے۔ اسی طرح عورتیں بھی اپنا کلیجہ نکال کر باہر رکھ دیں۔ عورتوں کا کلیجہ اولاد ہوتی ہے۔ اگر مائیں اپنے لڑکوں کو زندگی وقف کرنے اور دوسرے دینی کاموں میں حصہ لینے کی تحریک کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ بہت زیادہ نوجوان اپنے آپ کو وقف کرنے لگ جائیں"!

(الفضل ۳ جنوری ۱۹۴۶ء)

لجنات اماء اللہ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق دین کی ضرورتوں اور وقف زندگی کی اہمیت کو اپنے حلقہ کی عورتوں کے ذہن نشین کرائیں تاکہ مائیں اپنے لڑکوں کو وقف کرنے کی تحریک کریں اور زیادہ سے زیادہ میٹرک پاس نوجوان اپنے آپ کو وقف اور اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے پیش کر سکیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

تاریخِ احمدیّت کا ایک ورق

(بقیہ صفحہ ۵)

محترم میر محمد بخش صاحب

اور اخیر میں ایک اور فدائی وکیل محترم میر محمد بخش کا ذکر "کشمیر کی کہانی" سے درج کیا جاتا ہے۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب (حال ناظر دیوان) لکھتے ہیں:

"میر محمد بخش جموں میں کام کر رہے تھے۔ ان کا لڑکا ٹائیفائڈ سے سخت بیمار ہو گیا... گھر سے تار آیا۔ فوراً گوجرانوالہ پہنچیے۔ ادھر مقدمہ نازک مرحلہ پر تھا۔ کئی لوگوں کی زندگی اور موت کا سوال تھا دوسری طرف بچے کی زندگی خطرے میں تھی گھر والوں کو یہ جواب دیا:۔

"میرا جموں سے فارغ ہو کر آنا مشکل ہے اور نہ میں ڈاکٹر ہی ہوں کہ اس کی مدد کر سکوں۔ ہاں دعا کر سکتا ہوں وہ جموں میں بیٹھا ہوا بھی کرتا رہوں گا"۔

فجزاھم اللہ احسن الجزاء

مرتبہ

یوسف سہیل شوق۔ ربوہ

زعماء کرام مجالس انصار اللہ توجہ فرمائیں

ماہنامہ "انصار اللہ" مجلس انصار اللہ کا ترجمان ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے علمی اور تربیتی لحاظ سے یہ رسالہ ایک خاص مقام رکھتا ہے۔ قرآن کریم، احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے علاوہ اہل قلم اصحاب کے بیش قیمت مضامین اس رسالہ میں شائع ہوتے ہیں بہت سی ایسی مجالس انصار اللہ ہیں جہاں پر ماہنامہ "انصار اللہ" کے خریدار نہیں ہیں حالانکہ شوریٰ انصار اللہ کے فیصلے کے مطابق ہر مجلس کو "انصار اللہ" جاری کروانا چاہیئے۔ زعماء انصار اللہ سے درخواست ہے کہ ماہنامہ "انصار اللہ" جاری کروائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

مینیجر ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ

قائدینِ کرام اضلاع خدام سے پرچے حل کروا کر جلد ارسال فرمائیے

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

عہدیداران جائزہ لیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے غلبۂ اسلام اور قرآن عظیم کی اشاعت کے سلئے جب صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی تحریک فرمائی تو مخلصین جماعت نے اپنی شاندار روایات کو برقرار رکھتے ہوئے قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا اور اس فنڈ میں فراخدلی سے وعدے لکھوائے۔

وصولیوں کا چوتھا مرحلہ جاری ہے۔ ہر فرد کے وعدہ کا $\frac{6}{15}$ وصول ہو جانا ضروری ہے۔ امراء، صدر صاحبان و عہدیداران مہربانی فرما کر جائزہ لیں کہ ہر وعدہ کنندہ معیار کے مطابق ادائیگی کر رہا ہے۔ ایک بھی بقایا دار نہیں رہنا چاہیئے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

مسجد احمدیہ بستی جمال والا کھی تحصیل شجاع آباد کا سنگِ بنیاد

بستی جمال والا کھی تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان کی مسجد کا سنگِ بنیاد بتاریخ ۲۰ مارچ ۱۹۷۹ء مکرم مولانا برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ کے ہاتھوں رکھا گیا۔ مسجد کی پہلی اینٹ مولانا موصوف نے اور دوسری اینٹ خاکسار رانا فیض بخش نون صدر جماعتِ احمدیہ نے رکھی۔ تحصیل شجاع آباد کی یہ سب سے پہلی مسجد ہے۔ سوائے معمار کے باقی تعمیر مسجد کا کام خدام خود سرانجام دے رہے ہیں۔ احباب جماعت سے استدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو بابرکت بنائے اور اس علاقہ کی آبادی کے لئے رشد و ہدایت کا موجب ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مسجد کا نام "مسجد مبارک" تجویز فرمایا ہے۔ مسجد کی تعمیر کا تخمینہ گیارہ ہزار روپے لگایا گیا ہے۔

(خاکسار (رانا) فیض بخش نون صدر جماعت احمدیہ بستی جمال والا کھی ڈاک خانہ بستی کینہ تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان)

قرارداد تعزیت

بر وفات والدہ صاحبہ ملک منور جاوید صاحب

مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۷۹ء کو صبح نو بجے دار الذکر میں مجلس عاملہ لجنہ لاہور کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا اور درج ذیل تعزیتی قرارداد پاس ہوئی۔

ہم ممبرات مجلسِ عاملہ لجنہ لاہور مکرم منور جاوید صاحب سابق علاقائی قائد خدام الاحمدیہ کی والدہ محترمہ سلیمہ خاتون صاحبہ کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دعاگو ہیں کہ خدا تعالیٰ ہماری مرحومہ بہن کی مغفرت فرماتے ہوئے اپنے قرب کے بلند مقام سے نوازے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین

ہم ممبرات مجلسِ عاملہ لجنہ لاہور مرحومہ مغفورہ کے تمام لواحقین سے عموماً اور رجاوید صاحب سے خصوصاً دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہیں اور خدا تعالیٰ سے ان کو صبرِ جمیل عطا ہونے کی دعا کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی تمام اولاد کا خود حافظ و ناصر ہو اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔

ہم ممبرات عاملہ لجنہ لاہور دعاگو ہیں کہ مرحومہ کی دعاؤں کے اثرات ہمیشہ قائم رہیں اور ان کی ساری اولاد کو خدمتِ سلسلہ کی توفیق ملتی رہے اور ماں کی نیکیوں کے صحیح وارث ثابت ہوں۔ آمین

(دعاگو صدر و ممبرات مجلسِ عاملہ لجنہ اماء اللہ لاہور)

درخواستِ دعا

مکرم عبد الرحمٰن خان صاحب ریٹائرڈ قانونگو مقیم بنگلہ گوگیرہ آجکل شدید بیمار ہیں اور میو ہسپتال کے جوہری توانائی کے وارڈ میں چند دن تک ان کا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب جماعت اور افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپریشن کے کامیاب ہونے اور جلد صحتیاب ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (حافظ محمد صدیق راشد مربی سلسلہ مقیم اوکاڑہ)

ماہنامہ "خالد" — ماہنامہ "تشحیذ الاذہان"

ہمیں خریداران و ایجنٹ صاحبان ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی طرف سے بڑی کثرت سے رسائل بھجوانے سے متعلق خطوط موصول ہو رہے ہیں جن سے اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ ان رسائل کی اشاعت میں تاخیر ان پر شاق گزر رہی ہے۔ یہ امر ہمارے لئے ازحد پریشانی کا موجب ہے خصوصاً بچے اپنے پیارے رسالہ تشحیذ الاذہان سے محبت کے باعث بہت بیتاب ہیں۔

ہم حسبِ سابق خریداران و ایجنٹ صاحبان ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی آگاہی کے لئے اعلان کرتے ہیں کہ ہر دو رسائل کے پبلشر مکرم محترم محمد شفیق صاحب قیصر مرحوم تھے ان کی وفات کی وجہ سے ماہِ اپریل سے ماہنامہ خالد اور ماہ مئی ۱۹۷۹ء سے ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی اشاعت بند ہے اور نئے پبلشر کیلئے ضروری کارروائی ہو رہی ہے۔

انشاء اللہ نئی تقرری کی منظوری کے بعد حسبِ سابق ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی اشاعت جاری ہو جائے گی۔

خریداران و ایجنٹ صاحبان اس عرصہ میں دعاؤں کے ساتھ ہماری مدد فرمائیں اور رسائل کی اشاعت کا انتظار فرمائیں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

اداریہ

(بقیہ صـ۲)

قسم کی دوسری ترکیبیں کفارہ ہی کی مختلف شکلیں ہیں جن کی مدد سے اعمال صالحہ سے گریز اور فرار کی راہیں ایجاد کی جاتی ہیں حالانکہ اسلام میں ان کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اِس قسم کے خود ساختہ طریقوں سے آخرت میں اعمالِ صالحہ سے بے اعتنائی اور فرار کی جواب دہی سے بچا نہیں جا سکتا بلکہ ایسے طریقے تو وہاں اور زیادہ گرفت کا موجب ہوں گے۔ العیاذ باللہ۔

PILES CURE

ASTHMA CURE, PYORRHEA CURE & ALL GENUIM CURES FOR CHRONIC DISEASES BEARING [mark] MARK ARE AVAILABLE THROUGH OUT PAKISTAN @ RS. 15/- PER CURE. FOR WHOLESALE DETAILS & LITERATURE OF CURATIVE SYSTEM OF MEDICINE, PLEASE CONTACT.

CURATIVE MED. CO. REGD. LHR. K.R

HEAD OFFICE GOLE BAZAR RABWAH. PHONES 606/607

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹنڈر نوٹس

سربمہر پرسنیج/آئیٹم ریٹ ٹنڈرز. کمپوزٹ شیڈول آف ریٹ ۱۹۷۹ء کی بنیاد پر جو یکم جولائی ۱۹۷۹ء سے قابل عمل ہے جس میں سٹینڈنگ ریٹ کمیٹی کی طرف سے ترمیم ہو چکی ہے۔ مندرجہ ذیل کاموں کے لئے مورخہ ۲۹/۸ بوقت ۱۱ بجے قبل دوپہر۔ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے اُن منظور شدہ ٹھیکیداران سے مطلوب ہیں جنہوں نے تجدیدی فیس برائے سال ۷۹-۱۹۷۸ء جمع کرادی ہو۔ (پبلک ہیلتھ اور بجلی کے متعلق جو آئیٹم مذکورہ شیڈول آف ریٹ میں نہ دی گئی ہوں وہ شیڈول آف ریٹ ۱۹۶۴ء کی بنیاد پر ہوں گے)۔ ٹنڈر فارم اُسی دن اور اُسی وقت اُن ٹھیکیداروں یا اُن کے مجاز نمائندوں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے جو وقت مقررہ پر حاضر ہوں گے۔ ٹنڈر فارم ڈیپازٹ ایٹ کال مہیا کرنے پر ٹنڈر کھلنے سے ایک دن پہلے تک مقررہ قیمت ادا کرنے پر جاری کئے جائیں گے سربمہر ٹنڈر۔ ٹنڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت مقررہ تک کسی وقت بھی وصول کئے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈر فارم بلا زرِ ضمانت، بذریعہ ٹیلیگرام خفیہ طور پر بھیجے گئے، مشروط اور نامکمل شامل نہیں کئے جائیں گے۔ جملہ تفصیلات زیر دستخطی کے دفتر سے کسی دن بھی دفتری اوقات میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔

زیر دستخطی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کوئی ایک یا تمام بلا وجہ بتائے ٹنڈر منسوخ کر سکتا ہے۔

نمبر شمار	تفصیل کام	زرِ تخمینہ	زرِ ضمانت	میعاد
۱	مویشیوں کی تجربہ گاہ خوشاب (تعمیر رہائش گاہیں بمعہ اندرونی سروسز)	۷,۶۸,۰۰۰/=	۱۵,۴۰۰/=	۶ ماہ
۲	ریگولر پلنتھ پر ۱۰۰۰ ٹن ہاؤس ٹائپ گودام کی تعمیر۔ جوہر آباد	۶,۹۰,۰۰۰/=	۱۳,۸۰۰/=	۶ ماہ
۳	رورل ہیلتھ سنٹر ہڈالی (گروپ نمبر۲) (رہائش گاہوں کی تعمیر بمعہ اندرونی سروسز)	۸,۱۷,۰۰۰/=	۱۶,۵۰۰/=	۶ ماہ
۴	پنجاب میں ۵۲ ابنیادی ہیلتھ یونٹوں کی تعمیر (ضلع سرگودھا میں مندرجہ بنیادی ہیلتھ یونٹوں کی تعمیر بمعہ سروسز)			
	أ۔ مچھر کھادی	۵,۰۰,۰۰۰/=	۱۰,۰۰۰/=	۶ ماہ
	ب۔ جمالی	۵,۰۰,۰۰۰/=	۱۰,۰۰۰/=	۶ ماہ
	ج۔ زنگپور بگھور	۵,۰۰,۰۰۰/=	۱۰,۰۰۰/=	۶ ماہ

عبد الرازق خان
ایگزیکٹو انجینئر سیکنڈ پروانشل
بلڈنگز ڈویژن۔ سرگودھا

IPL 4189

اعلان نکاح

پسرم عزیزم میاں لطیف احمد میم مینیجر مرکزی قومی بچت ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم چوہدری فیض محمد صاحب فیروز پوری مرحوم مبلغ گیارہ ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر قائم مقام وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے مسجد محمود ربوہ میں ۲۴ر جولائی ۱۹۷۹ء کو بعد نماز عصر پڑھا۔ عزیزہ بشریٰ محترم ڈاکٹر عبد الکریم صاحب مرحوم سابق امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ملتان کی بھتیجی اور مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ فرمائے۔

میاں ناصر علی ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ آفس
محلہ برجی والا جھنگ صدر

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بی۔ ایڈ میں داخلہ

گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن لاہور میں بی۔ ایڈ کلاس میں داخلہ شروع ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۱۲ر اگست ہے۔

جو احمدی طلبا یہاں داخلہ لینا چاہتے ہوں وہ داخلہ فارم اور مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

منور احمد نعیم
(صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور)
کمرہ نمبر ۳۵۳ ہاسٹل نمبر ۲
نیو کیمپس پنجاب یونیورسٹی۔ لاہور
فون نمبر: ۸۵۰۳۱۶

تجاویز برائے شوریٰ انصار اللہ

جو مجالس شوریٰ انصار اللہ کے ایجنڈا کیلئے تجویز/تجاویز بھجوانا چاہتی ہوں وہ تجویز/تجاویز کو معین الفاظ میں لکھ کر اور اپنی مجلس عاملہ انصار اللہ سے منظوری لیکر جلد دفتر مرکزیہ میں بھجوادیں۔ تجاویز بھجواتے وقت اس امر کی وضاحت کی جائے کہ مجلس عاملہ نے اسکی منظوری دیدی ہے۔ تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۰ر تبوک/ستمبر مقرر ہے۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ڈرائیور کی ضرورت

نظارت ہذا کو اپنی جیپ کے لئے ایک محنتی، دیانتدار اور مخلص تجربہ کار لائسنس یافتہ ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے مطابق اور ۱۰/- روپے ماہانہ ڈرائیور الاؤنس بھی دیا جائے گا۔ ضرورتمند اپنی درخواست صدر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ ارسال فرمائیں۔

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی۔ ربوہ)

"ربوہ میں کاروبار کرنے کا ایک سنہری موقعہ"

ربوہ میں کاروبار کرنے والے خواہشمند احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ ہمارے پاس چند موزوں جگہوں پر کام کرنے کے لئے چالو اڈہ جات بھی موجود ہیں۔ اگر کوئی صاحب فوری کاروبار شروع کرنا چاہتے ہوں تو ہم سے رابطہ پیدا کریں۔

ندیم کنسٹرکیٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز۔ رحمت بازار۔ ربوہ
فون دفتر ۵۲۱ --- گھر ۴۳۱

فضل عمر کنسٹرکٹرز پراپرٹی ڈیلرز اینڈ برکس سپلائرز

بہترین پختہ اینٹ مناسب دام لاجواب سروس کے لیے ہم سے رجوع کریں

محمد صدیق دار العلوم شرقی عقب کالونی ڈاکٹر شریف